بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون : ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۵ | ہفتہ ۲۸ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۹ ظہور ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۹ اگست ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۹۶

احمدی بچے اتنی محنت کریں کہ باقی سب کو پیچھے چھوڑ جائیں

سکول میں اوّل آنے کیلئے محنت کریں اور اپنے امتحان کے نتیجے سے مجھے اطلاع دیں

میں تمہیں بہت پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ تمہارے لیے دعائیں کرتا رہتا ہوں

مجالس اطفال الاحمدیہ اڑلیسہ (بھارت) کے پانچویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے اطفال کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو کام بھی کرو اتنی محنت سے کرو کہ باقی سب کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تم مجھے اور اپنے ماں باپ کو خوشی پہنچانے والے ہو گے۔ حضور نے احمدی بچوں کو فرمایا ہے کہ وہ ان سے بہت پیار کرتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ حضور نے بچوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے سکول میں اول آنے کے لئے بہت محنت کریں اور اپنے امتحان کے نتیجے سے حضور کو اطلاع دیں۔

حضور انور نے اپنے احمدی بچوں کو یہ قیمتی نصائح مجالس اطفال الاحمدیہ اڑلیسہ (بھارت) کے پانچویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنے خصوصی پیغام میں فرمائیں۔ یہ اجتماع ۱۷ جون ۱۹۸۱ء سے ۲۱ جون ۱۹۸۱ء تک سورو میں منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس بابرکت پیغام کے علاوہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ، اور قادیان سے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور محترم ناظر صاحب امور عامہ نے بھی پیغامات ارسال فرمائے۔ یہ پیغامات اجتماع کے آخری روز مورخہ ۲۱ جون ۱۹۸۱ء کو آخری اجلاس میں مکرم وعظ الدین صاحب نے پڑھ کر سنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

پیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم ۱۷ جون سے ۲۱ جون ۱۹۸۱ء تک سورو میں اڑلیسہ کے سارے اطفال کا اجتماع کر رہے ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو بہت برکت دے۔ آمین۔ مجھے امید ہے کہ تم اس اجتماع میں شامل ہو کر اچھی اچھی باتیں سیکھو گے اور ان پر پوری طرح عمل کرو گے۔

میں پچھلے سال سے احمدی بچوں کو کہہ رہا ہوں کہ وہ بہت دل لگا کر پڑھیں اور اپنی کلاس میں اور سکول میں اول آنے کے لئے محنت کریں۔ اور اپنے امتحان کے نتیجہ سے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیا کریں۔ بہت سے بچے میری اس بات پر عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے خط لکھ کر اپنی پڑھائی کے متعلق بتاتے رہتے ہیں۔ لیکن ابھی کچھ بچے ایسے ہیں جن تک میری یہ آواز نہیں پہنچی۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم جو اس اجتماع میں شریک ہو رہے ہو میری بات پر عمل کرو گے اور مجھے خط لکھ کر اطلاع کرتے رہو گے کہ (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ظہور/اگست۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں حضور انور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۲۷ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور جملہ مقاصد دینیہ میں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے قدرے بہتر ہے احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

• خاکسار کے داماد عزیز حافظ عبدالحفیظ صاحب کی المناک شہادت کے بعد جسم بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ ظاہری قویٰ ساتھ نہیں دے رہے۔ خاکسار کی روح اپنے مولا کریم کی تقدیر پر مطمئن ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار اللہ تعالیٰ کی رضا پر پوری طرح راضی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کا مورد بنائے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کی بحالی کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی ربوہ)

• برادرم مکرم انیس الرحمان صاحب صادق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہڈرز فیلڈ انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹوں کے بعد مورخہ ۳ جون ۱۹۸۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام ثمینہ رحمان تجویز ہوا ہے احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ہو۔ آمین

ولادت کے بعد بچی کی والدہ کی صحت ٹھیک نہیں رہی۔ ان کی کامل شفایابی کے لیے بھی دعا کی درخواست عرض ہے۔

صالح محمد

مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ بلجیم حال نزیل لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندانِ حضرت اقدس میں پُرمسرت ولادت

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی بڑی بیٹی مکرمہ صاحبزادی شوکت جہاں بیگم محترم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب کے ہاں مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء دن کے ۱۱ بجے ہولی فیملی ہسپتال لاہور میں لڑکا تولد ہوا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پہلا نواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ نومولود کی والدہ حضرت مصلح موعود کی پوتی اور والد حضرت مرزا البشیر احمد صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل و کرم سے صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے اور دین و دنیا کی کامیابیاں نصیب کرے آمین۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ شوال ۱۴۰۱ھ

۲۹ ظہور ۱۳۶۰ ہش

اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قوتوں کا کائناتی ثبوت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی پیدا کردہ اس انتہائی وسیع و عریض کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام اور اس میں بال سے بھی زیادہ باریک اور خفیف و خفیف فرق ڈالے بغیر اسے یکسر ایک ہی انداز پر چلانے کے محیر العقول انصرام کو اپنی ورار الورا ہستی اور غیر محدود صفات اور لامتناہی طاقتوں اور قدرتوں کے ایک زندہ و تابندہ ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔

پھر اپنی پیدا کردہ مخلوق میں سے اس نے جسے سب سے اشرف و اولیٰ قرار دیا ہے اور جسے اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ یعنی بنی آدم انہیں اس نے توجہ دلائی ہے کہ اس کی پیدا کردہ کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام ایک صحیفہ قدرت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ اس صحیفۂ قدرت کا ہی مطالعہ کریں اور اس پر غور و فکر کو اپنا شعار بنائیں۔ تو ان کے لئے اپنے خالق و مالک اور رب السموات والارض کو شناخت کرنا، اس کی ہستی اور غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان لانا چنداں مشکل نہیں۔ اس صحیفۂ قدرت کا بغور مطالعہ انہیں ایسی بصیرت عطا کرے گا کہ انکارِ باری کا سودا ان کے دماغ میں کبھی سما ہی نہیں سکے گا اور ان کے لئے خود اپنی کمزوری، کم مائیگی اور بے بضاعتی سے آگاہ ہو کر خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنا اور عبودیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنا از حد آسان ہو جائے گا۔

کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام اور ذرہ برابر فرق ڈالے بغیر اسے کمال حسن و خوبی سے چلانے کے محیر العقول انصرام میں پوشیدہ اس حقیقتِ کبریٰ کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کثرت سے بار بار ذکر کیا ہے کہ ان سب آیات کو بطور ثبوت اس مختصر مضمون میں پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔ بطور نمونہ چند آیات ہی پیش کی جا سکتی ہیں، مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝

(الطلاق آیت ۱۳)

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور زمینیں بھی آسمانوں کے عدد کے مطابق پیدا کی ہیں۔ ان (آسمانوں اور زمینوں) کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ (یعنی وہی اس کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے بلحاظ علم ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کا ذکر کرنے کے بعد اس میں جاری و ساری نہایت محکم و ابلغ نظام اور اس میں کارفرما بنیادی اصول کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ پوری کائنات اور اس کی ہر شے اس اصول کے مطابق حرکت میں ہے اور خدائی حکم کی پوری طرح تابع فرمان ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نظام کائنات کے اس بنیادی اصول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۝ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۝

(الرحمٰن آیات ۶ تا ۸)

ترجمہ: سورج اور چاند ایک مقررہ قاعدہ کے مطابق چل رہے ہیں اور جڑی بوٹیاں اور درخت بھی خدا کے حکم کے آگے سرنگوں ہیں اور آسمان کو اس نے بلندی بخشی ہے اور اسی نے (اس میں پائی جانے والی تمام چیزوں کے مابین) توازن کا اصول مقرر کر دیا ہے۔

یہ توازن کا اصول ہی ہے جس کی وجہ سے سورج، چاند ستارے، تمام اجرام فلکی اور زمین وغیرہ سب باہمی کشش کے ایک نہایت ہی مربوط نظام میں جکڑے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے مقررہ راستوں یعنی مدار میں چل رہے ہیں۔

اور پھر یہ سارا نظام اس درجہ مستحکم و مربوط اور محکم و ابلغ ہے کہ اس میں معمولی سا معمولی رخنہ پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بلحاظ وقت پلک جھپکنے کی بھی تقدیم و تاخیر یکسر خارج از امکان ہے۔ ہر سیارہ کے لئے حرکت وغیرہ کا جو اندازہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس میں لاکھویں اور کروڑویں حصہ کے برابر بھی فرق نہیں پڑ سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس نظام کی بلاغت اور باریکی و نفاست اور کمال درجہ مہارت و صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۝

(الملک آیات ۴، ۵)

ترجمہ: وہی (یعنی خدا ہی) ہے جس نے سات آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں۔ اور تو رحمٰن (خدا) کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو (ادھر ادھر) پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے! کیا تجھے خدا تعالیٰ کی مخلوق (یعنی پیدا کردہ کائنات) میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی اور کوئی رخنہ اسے نظر نہ آئے گا۔)

پھر یہی نہیں کہ خدا تعالیٰ سے ایک دفعہ یہ کائنات بن گئی ہو بلکہ وہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے اس کی صفات اور قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں وہ جو چاہے اور جب چاہے کر سکتا ہے وہ اس جیسی اور کائناتیں بھی پیدا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی غیر محدود قدرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝

(یٰسٓ آیات ۸۲، ۸۳)

ترجمہ: کیا وہ ہستی جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ ان کی مانند اور مخلوق (آسمان و زمین) پیدا کر دے۔ کیوں نہیں اور وہ بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ وہ تو جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا معاملہ فقط اتنا ہے کہ وہ اس بارہ میں کہہ دے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

پھر یہ محض ایک دعوے ہی نہیں بلکہ جدید سائنسی انکشاف کی رو سے اللہ تعالیٰ خلا کی ناپیدا کنار وسعتوں میں نئی گیلیکسیز کو (جن میں سے ہر نئی گیلیکسی ایک نئی کائنات کا درجہ رکھتی ہے) معرض وجود میں لا کر اپنے الخلاق العلیم ہونے کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ وسیع و عریض کائنات اس کا غایت درجہ محکم و ابلغ نظام اور اس میں خفیف و خفیف فرق آئے بغیر اسے یکسر ایک ہی انداز پر کمال صحت کے ساتھ چلانے کا محیر العقول انصرام اللہ تعالیٰ کی ورار الورا ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں کا ایک ایسا درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے جو کھلی ہوئی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہے۔ اس کا مشاہدہ کر کے اس پر دلی یقین کے ساتھ ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ اس کے باوجود جو لوگ اس کی ہستی کا انکار کرتے ہیں یا اس کے قادر مطلق ہونے پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے بصیرت سے عاری ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے ..... بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا کہنے والوں کے ساتھ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے بارہ میں سکھ ودوانوں کی عجیب وغریب غلط بیانیاں

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ

۷

۱۲۔ اکثر سکھ ودوانوں نے اسلام کے متعلق جو عجیب وغریب غلط بیانیاں کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کے پیچھے ان کا وہ بغض اور عناد کام کر رہا ہے جو ان کے دلوں میں غلط اور بے بنیاد قصے سنا سنا کر اسلام اور مسلمانوں سے متعلق بھر دیا گیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ بڑے بڑے ڈاکٹر اور پی ایچ ڈی کہلانے والوں نے بھی کسی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی اور جو جس کے دل میں آیا بغیر سوچے سمجھے لکھ دیا۔ تاہم ایسے شریف اور دانشور سکھوں کی بھی کمی نہیں جن کے نزدیک اسلام ایک محض مذہب ہی نہیں بلکہ قابل احترام تہذیب ہے چنانچہ مشہور سکھ ودوان سردار گوربخش سنگھ جی سابق ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ

"اسلام ایک مذہب ہی نہیں۔ قابل احترام تہذیب ہے اگر کسی وقت اس قدیمی تہذیب کی تلقین کے ماتحت انسانی جذبے ابھرنے کا موقعہ سامنے آجائے تو اس سے گریز اختیار کرنا مناسب نہ ہوگا"

(رسالہ پریت لڑی دسمبر ۱۹۵۱ء)

اس کے باوجود اکثر سکھ ودوانوں نے اسلام کے مسائل مسخ کر کے پیش کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اور عجیب وغریب اور مضحکہ خیز باتیں اس کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ اور اسے ایسی بھونڈی شکل میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے کہ اس کی مثال شاید ہی کہیں مل سکے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان پروفیسر پریتم سنگھ جی ایم اے نے بیان کیا ہے کہ

"اسلام نے شادی شدہ عورت کو جائیداد رکھنے کا حق دیا ہے لیکن ایک آدمی کو ایک سے زائد عورتوں سے شادی کرنے کا حق دے کر اور عورت کو پردہ میں روک کر اس کی سماجی زندگی میں اس کے درجہ کو بہت ادنیٰ کر دیا ہے۔"

(سکھ وچار دھارا صفحہ ۱۳۸)

پروفیسر پریتم سنگھ جی نے اسلام پر دو اعتراض جڑ دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک تو مسئلہ تعداد ازواج سے متعلق ہے اور دوسرا پردہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ سکھ ودوانوں کے اس اعتراض کی بنیاد مغربی تہذیب پر ہے اس لئے وہ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے کہ سکھ دھرم میں ان دونوں مسائل کے بارہ میں کیا تعلیم دی گئی ہے کیونکہ اگر وہ گورو گرنتھ صاحب اور سکھ تاریخ کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کرتے تو وہ ایسے اعتراض اسلام پر کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتے کیونکہ ان دونوں مسائل میں سکھ مذہب اور اسلام میں پورا پورا اشتراک پایا جاتا ہے جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ تعداد ازواج کا مسئلہ ایک قدرتی مسئلہ ہے کیونکہ اس عالم کائنات کے خالق اور مالک نے مرد میں یہ قوت رکھی ہوئی ہے کہ وہ بیک وقت ایک سے زائد عورتوں سے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے جیسا کہ گورو نانک جی کا ارشاد ہے

"کیتی نارور ایک سمالے"

(گورو گرنتھ صاحب مجلد ۱ صفحہ ۹۳۲)

یعنی ایک مرد ایک سے زائد عورتوں کو سنبھالنے اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور یہ قوت اور طاقت خدائے قادر نے ہی اپنی قدرت سے اسے بخشی ہوئی ہے۔

ہم گوربانی میں یہ تو پڑھتے ہیں کہ

"کیتی نارور ایک سمالے" مگر

"کیتی ورنار ایک سمالے"

کہیں بھی نہیں پڑھتے۔ پس یہ مرد کو ہی قدرت دی گئی ہے کہ وہ ایک سے زائد بیویاں رکھ سکتا ہے۔ عورت کا خاوند ایک ہی ہونا چاہیئے دوسرے خاوند کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہاں عورت کو بیوہ ہونے پر دوسرے بیاہ کا حق حاصل ہے۔ عورت کا یہ حق سکھ دھرم نے بھی قبول کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سکھ قانون صفحہ ۲۶۲ سکھ ریت مریادہ صفحہ ۱۲ مہان کوش صفحہ ۲۳۲۵، خالصہ ریت پرکاش صفحہ ۲۳، گورمت فلاسفی صفحہ ۴۳۷ بجے مکت صفحہ ۷۷، گورمت سدھاکر صفحہ ۴۸۴ وغیرہ)

اور طلاق شدہ عورت بھی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے اور سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں طلاق شدہ عورتوں نے دوسرے مردوں سے شادیاں کی ہیں (ملاحظہ ہو گورپرتاپ سورج راس ایک انسو صفحہ ۳۴، تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۸۱ پنتھ پرکاش نواس صفحہ ۱۲ صفحہ ۷۵ گورو بنساولی صفحہ ۶۴ مہان کوش صفحہ ۴۲۳، وارتک سورج پرکاش صفحہ ۱۰۸ تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۳۳۱ وغیرہ)

جب ہم سکھ تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے بعض سکھ گورو صاحبان نے بھی مسئلہ تعداد ازواج پر عمل کیا ہے چنانچہ سکھ کتب میں گورو نانک جی کی دو شادیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسری شادی گورو جی نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مسلمان خاتون سے کی تھی اس کا نام قلمی جنم ساکھیوں میں "بی بی خانم" مرقوم ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا قلمی صفحہ ۳۴۰، صفحہ ۳۷۴ جنم ساکھی سوڈھی مہربان والی میں بھی گورو جی کی اس شادی کا ذکر تھا جسے خالصہ کالج امرتسر والوں نے شائع کرتے وقت اس سے خارج کر دیا ہے (ملاحظہ ہو رسالہ پریت لڑی اگست ۱۹۶۸ء، ہمارا نانک صفحہ ۲۳۱) موجودہ زمانہ کے سکھ ودوان گورو نانک جی کے اس دوسرے بیاہ سے انکار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کا فتویٰ ہے کہ جو بھی سکھ مسلمان عورت سے شادی کر کے ازدواجی تعلقات قائم کرے اس کے مسلمان ہونے میں شک نہیں کیا جا سکتا (ملاحظہ ہو خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۲۳۵، تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۲۴۶، پورانن اتہاسک جیوتیاں صفحہ ۱۰۰، گورو پرتاپ سورج رت ۲ انسو ۲ خالصہ صفحہ ۶۱) اس لئے سکھ ودوان اس شادی کو تسلیم نہیں کرتے تاہم قدیمی سکھ کتب میں اس شادی کا تذکرہ موجود ہے۔

گورو رامداس جی نے بھی دو عورتوں سے شادی کی ہوئی تھی (ملاحظہ ہو سکھی تے سکھ اتہاس صفحہ ۵۰، پنجاب داسکھیب اتہاس صفحہ ۱۱۹، ہفت روزہ دلی سماچار دہلی ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء، گورمت امرتسر ستمبر ۱۹۵۲ء، کندن جالندھر ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء، جیون سندیش سکھ اتہاس نمبر مئی ۱۹۵۱ء وغیرہ)

سکھوں کے پانچویں گورو ارجن جی نے بھی دو بیاہ کروائے تھے (ملاحظہ ہو پرکاش پٹیالہ ۱۶ جون ۱۹۵۲ء، تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۴۶۴ دس گورو جوت پرکاش صفحہ ۱۷۱، گورو دھام سنگرہ صفحہ ۱۰۱، گورمت صفحہ ۱۶۴، تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۹۱، گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۸۵ اتہاس گورو خالصہ (ہندی) صفحہ ۲۱۳، مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ (اردو) صفحہ ۹۶)

گورو ہرگوبند جی سکھوں کے چھٹے گورو ہوئے ہیں سکھ ودوانوں نے آپ کی تین شادیاں بیان کی ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۷۹۱ گورتیرتھ سنگرہ صفحہ ۱۹۵، گورو بنساولی صفحہ ۹۰، تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۰۲، تواریخ گورو خالصہ (اردو) صفحہ ۷۰۷ گوردوارے درشن صفحہ ۴۱۶، اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۲۶۶، سوڈھی چمتکار صفحہ ۲۷۹ گورپرتاپ سورج راس ۴ انسو ۱۰ راس ۵ انسو ۳۶ راس ۵ انسو ۵۳ بھارت مت درپن صفحہ ۴۳ وغیرہ)

بعض لوگوں نے گورو ہرگوبند جی کی چوتھی بیوی بی بی کولاں تسلیم کی ہے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۴۸۶، اتہاس گورو صاحبان صفحہ ۲۳۹ گورو تیرتھ سنگرہ صفحہ ۱۹۶ گورمت سدھاکر صفحہ ۵۷ گورو بلاس پاتشاہی ۶ واریک صفحہ ۹۹۵)

گورو ہررائے جی جو گورو ہرگوبند جی کے بعد سکھوں کے ساتویں گورو تسلیم کئے جاتے ہیں سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ آپ نے بیک وقت سات شادیاں کی تھیں اور سب کی سب ایک باپ کی تین بیویوں سے تھیں۔ (ملاحظہ ہو گوردوارے درشن صفحہ ۴۲۱ تا صفحہ ۴۲۳ گورو بلاس پاتشاہی ۱۶ ادھیائے ۲۱، گورپرتاپ سورج راس یکم انسو ۸)

گورو گوبند سنگھ جی کی عام طور پر تین بیویاں بیان کی جاتی ہیں اور ان کے نام ماتا جیتو جی ماتا سندری جی اور ماتا صاحب کور جی بتائے جاتے ہیں (ملاحظہ ہو مہان پرکاش صفحہ ۱۵۷، تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۴، صفحہ ۱۴۷، صفحہ ۱۵۰، گورپرتاپ سورج رات یکم انسو ۸۔ سکھ اتہاس صفحہ ۳۴۰، اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۵۶۱، تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۱۰۲۲، گورتیرتھ سنگرہ صفحہ ۱۹۷، گورو بنساولی صفحہ ۱۲۵ بھارت مت درپن صفحہ ۴۹ وغیرہ)

بعض کتب میں گورو جی کے چوتھے بیاہ کا بھی ذکر ہے۔ یہ گورو جی نے دکن جاتے ہوئے راجپوتانہ میں ایک خاتون سے کروایا تھا (ملاحظہ ہو گور سوبھا گرنتھ صفحہ ۸۳ گورو بلاس پاتشاہی دس کوئر سنگھ والا صفحہ ۲۳۸، پنجابی سورما صفحہ ۳۱۸ ہما پرکاش مصنفہ باوا سروپ داس نے گورو جی کی اس چوتھی بیوی کا نام ماتا دامودر جی بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو ہما پرکاش صفحہ ۳۷ و صفحہ ۸۱۶)

سکھ لوگ اپنے دس گورو تسلیم کرتے ہیں ان میں سے ایک گورو ہرکرشن جی تو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے باقی نو میں سے چھ گورو صاحبان۔

۱۔ گورو نانک جی ۲۔ گورو رام داس جی
۳۔ گورو ارجن جی ۴۔ گورو ہرگوبند جی
۵۔ گورو ہررائے اور گورو گوبند سنگھ جی

نے تعداد ازواج کے مسئلہ پر عمل کیا ہے اور ایک سے زائد بیاہ کروائے ہیں۔ صرف تین گورو صاحبان

۱۔ گورو انگد جی ۲۔ گورو ارداس جی

اور گورو تیغ بہادر جی ایسے گورو گذرے ہیں جن کا اس پر عمل ثابت نہیں گویا کہ سات سکھ گورو صاحبان کی ایک سے زائد بیویاں تھیں یہ ہمارا کوئی الزام نہیں بلکہ سکھ تاریخ میں یہی کچھ مرقوم اس صورت میں پروفیسر پریتم سنگھ جی ایم اے کے اس اعتراض کی کیا حقیقت ہے کہ اسلام نے ایک مرد کو ایک سے زائد عورتوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادیاں کرنے کی اجازت دیکر مستورات کے سماجی درجہ کو گرا دیا ہے کیونکہ سات گورو صاحبان نے سکھ کتب کی رو سے بیک وقت ایک سے زائد بیویاں رکھی ہیں۔ کیا انہوں نے بھی ایک سے زائد شادیاں کرکے مستورات کے سماجی درجہ کو گرا دیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اسلام پر اعتراض کیا؟ ٹھنڈے دل سے سوچنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر پریتم سنگھ جی کا دوسرا اعتراض پردہ پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مطلق پردہ پر تو کسی کو بھی اعتراض نہیں۔ سبھی لوگ لباس پہننا انسانیت کا تقاضا سمجھتے ہیں اور ننگے بے پردہ پھرنے کو بہت معیوب سمجھتے ہیں۔ سردار پریتم سنگھ جی شاید اپنی مستورات کو لباس نہ پہناتے ہوں، یہ بھی تو پردہ ہی ہے۔ الغرض پردے پر تو کسی بھی شریف آدمی کو اعتراض نہیں البتہ اس کی حد پر ضرور اعتراض ہے۔ اسلام نے جو پردہ بیان کیا ہے اسے غضِ بصر کہتے ہیں یعنی آنکھوں کا پردہ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سکھ مذہب میں بھی آنکھوں کے اس پردہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلام کے پیش کردہ پردہ کی یہ تشریح فرمائی ہے

"خوابیدہ آنکھ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں روکنا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴)

اس بارہ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ

"رُوپے کامے دوستی بھوکھے سادے گنڈھ

(راگ ملہار محلہ ۱ صفحہ ۱۲۸۸)

یعنی "شہوت کا زینت (بے پردگی) سے اور بھوک کا مزے سے بہت تعلق ہے"

(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۸۸)

بھائی گورداس نے اس بارہ میں بیان کیا ہے

رُوپے کامے دوستی جگ اندر جانی
بھوکھے سادھے گنڈھ ہے اوہ ورتی مانی

(واراں بھائی گورداس وار ۲۷ پوری ۵)

سکھ مذہب نے بہت عمدگی سے بے پردگی کا رد کیا ہے اور بے پردگی اور بدکاری کا وہی تعلق تسلیم کیا ہے جو ایک بھوکے انسان کا کھانے سے ہے۔

گورو نانک جی نے غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا آنکھوں کی پلیدی بیان کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:

اکھیں سوتک دیکھنا پرتریا پر دھن روپ
. . . . . .
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جائے

(وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲)

ایک مشہور سکھ ودوان پروفیسر صاحب سنگھ نے گورو نانک جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں۔

"جن لوگوں کی آنکھوں کو غیروں کی دولت اور غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے کا سوتک (پلیدی) کی عادت ہے .... اسے نانک (ایسے) لوگ (خواہ بظاہر) ہنسوں کی طرح خوبصورت اور گورے سفید ہوں (تو وہ بھی جکڑے ہوئے دوزخ میں ڈالے جائیں گے)"

(مترجم آسادی وار صفحہ ۲۴۵)

اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ بھی ارشاد ہے کہ

متھیا نیتر پیکھت پرتریا رُوپ پاد

(گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۱)

یعنی وہ آنکھیں گندی اور ناپاک ہیں جو غیر عورتوں کی زینت کو دیکھتی ہیں۔ ان آنکھوں پر خدا کی لعنت ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کا یہ طریق بیان کیا گیا ہے کہ وہ غیر عورتوں کی زینت کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔

پرتریا روپ نہ پیکھے نیتر

(گوڑی سکھ منی محلہ ۵ صفحہ ۲۷۴)

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:۔

"ایک سکھ کی آنکھیں غیر محرم عورت کو نہیں دیکھیں گی۔"

(سکھی جیون صفحہ ۳۸)

سکھ کتب میں جہاں سکھ مردوں کو غیر عورتوں کی زینت دیکھنے سے روکا گیا ہے اور اسے آنکھوں کی ناپاکی قرار دیا گیا ہے وہاں عورتوں کو بھی غیر مردوں کو دیکھنے سے روکا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے

"سب سے بڑی رہت یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ مرد غیر محرم عورت سے میل جول نہ رکھے۔ عورت غیر مرد کو نہ دیکھے۔"

(گورمت سدھاکر صفحہ ۴۷۶)

ایک اور کتاب میں مرقوم ہے کہ

"اکیلا کسی غیر عورت کے پاس کبھی نہ بیٹھے۔"

(سری سنت مالہ صفحہ ۵)

سکھ مذہب کی مقدس تعلیم کی رُو سے کسی بھی شخص کا غیر محرم عورتوں کو عمداً اور چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرنا پسندیدہ نہیں۔ ایسا شخص قابلِ سزا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ سخت عذاب دے گا جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ

تکھے نار پرائیاں لک اندر ٹھانی
. . . . . .
عزرائیل فریشتہ تل پیڑے کھانی

(وار گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۳۱۵)

یعنی جو لوگ چھپ چھپ کر عمداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے انہیں عزرائیل فرشتہ بہت سخت عذاب دے گا۔

الغرض شریف لوگوں کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کریں اور نہ شریف اور باعصمت عورتیں ہی غیر مردوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتی ہیں اور اسی پردہ کا اسلام نے حکم دیا ہے جسے غضِ بصر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سکھ کتب سے یہ امر واضح ہے کہ گورو صاحبان کے اپنے گھروں میں بھی غضِ بصر پر عمل کرنے کا رواج تھا۔ بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک راجہ گورو امرداس صاحب کے درشنوں کے لئے آیا۔ گورو جی نے اسے اپنے دربار میں آنے کی اجازت اس شرط پر دی کہ وہ اپنے ساتھ کسی بھی عورت کو نہ لائے۔ صرف مرد ہی آسکتے ہیں۔ بھائی ویر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ نوٹ دیا ہے کہ

"گورو جی عورتوں کو درشن نہیں مانتے کیونکہ یہ دستور ہے کہ مستورات گورو کے دربار میں نہیں آتیں۔"

(گورپرتاپ سمیاوت صفحہ ۱۲۵۵)

گورو گوبند سنگھ جی کے دربار میں ایک مرتبہ ایک عورت درشنوں کے لئے آئی تو گورو گوبند سنگھ جی نے اُسے اپنے دربار میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ

سری گورو کہا جہاں ست سنگ
تہ ناری تے بگن نسنگ

(گور بلاس پاتشاہی دشویں مصنفہ بابا سمیر سنگھ جی ساکھی صفحہ ۱۵۴)

سکھ کتب سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے اپنے گھرانوں کی مستورات بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گورو گوبند سنگھ جی اپنے رشتے کے بھائی گورو رام رائے جی کی بیوہ سے ملنے ڈیرہ دون گئے تو اس کی عورت پنجاب کور نے صاحب موصوف سے پردہ میں باتیں کیں۔

(ملاحظہ ہو گورپرتاپ سورج گرنتھ رت ۲ انسو ۸ رت ۲ انسو ۹) مہاراجہ رنجیت سنگھ کی رانیاں بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔

(اکالی پتر کا جالندھر ۱۲ مارچ ۱۹۶۴ء)

سکھ کتب کی رُو سے سکھ مستورات کے لئے برقعہ پہننا بھی ضروری ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ اس طرح کا برقعہ بنایا جائے۔

"برقعہ ٹوپی دار ہووے۔ اگے منہ دے جالی دار ہووے۔ ایسی طرح ہووے اگے تے جب چاہے جالی ڈار دیجئے۔ پرشاد ہووے جب چاہے جالی اٹھائے دیجئے۔ منہ کھلے دا برقعہ ہووے۔"

(پریم سمارگ صفحہ ۳۸)

ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کے بقول اس وقت بھی افغانستان میں بسنے والی سکھ مستورات مسلمان عورتوں کی طرح پردہ کرتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو افغانستان وچ اک مہینہ صفحہ ۳۲)

الغرض پروفیسر پریتم سنگھ ایم اے کا اسلامی پردہ پر اعتراض بے معنی ہے۔ سکھ مذہب نے بھی اس پردہ کو اپنایا ہے اور سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں سکھ مستورات پردہ کیا کرتی تھیں۔ اب اگر ان میں بے پردگی ہے تو اس کی وجہ سکھ مذہب کی تعلیم نہیں بلکہ مغربی تہذیب کا اثر ہے۔

ایک احمدی کا بنیادی فرض

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک احمدی بچے، بوڑھے اور جوان مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذت نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا میں تو تیرے بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا۔ اس میں زندگی میں کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو۔ تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے، یہی جدوجہد ہے، یہی جہاد ہے، یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف اسلام ہمیں بلاتا ہے اور جس پر قرآن کریم نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔"

(الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۷۶ء)

ایسے خریداران ماہنامہ خالد یا ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ جن کو سال رواں میں کسی مہینہ کا رسالہ نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد/ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے (سابق سردار مہر سنگھ)

آپکی زندگی کے بعض ایمان افروز حالات

(مرسلہ:- مکرم محمد حنیف صاحب قمر علوی۔ سائیکل سیاح)

سیدنا حضرت اقدس کے مقرب ساتھیوں میں سے حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایک بابرکت وجود تھے آپ کی زندگی کے ایمان افروز حالات اصحاب احمد جلد ہفتم میں درج ہیں۔ اس کتاب سے بعض چیدہ چیدہ واقعات قارئین کی دلچسپی اور ازدیادِ ایمان کی خاطر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق سردار مہر سنگھ کے صاحبزادے سردار بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

"میں اپنی جماعت میں دوم یا سوم رہتا تھا دسویں کا امتحان دیا تو ابا جان نے میری خاطر ایک لاکھ دفعہ استغفار کیا۔ جس کی برکت سے میں اوّل درجہ کامیاب ہوا۔ اور جو ہمیشہ اوّل آتا تھا وہ مجھ سے آٹھ (۸) نمبر کم لے کر دوم آیا۔" صـ۹۲

سردار بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد جب کبھی اپنے کسی بچہ کی شادی کا ارادہ فرماتے تو ایک رجسٹر پر جو اس غرض کے لئے رکھا ہوا تھا۔ چند سطور میں مقصد لکھ کر نیچے دس پندرہ مخلصین کے اسماء درج فرماتے اور ان ناموں کے آگے دستخط کروا لئے جاتے۔ میں نے یہ رجسٹر دیکھا ہے۔ ایک دفعہ حضرت والد صاحب کا نام بھی استخارہ کے لئے حضور نے رقم فرمایا تھا۔ بعد استخارہ یہ اصحاب حضور کو اپنی خواب وغیرہ سے اطلاع دیتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد ہفتم صـ۹۲)

صرف سو بار استغفار کافی نہیں

حضرت ماسٹر صاحب کو ملازمت کے سلسلے میں جزائر انڈیمان جانے کا موقعہ ملا وہاں آپ فریضہ تبلیغ بھی ادا کرتے رہے آپ وہاں پر پورٹ بلیر نامی جگہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پورٹ بلیر کا واقعہ ہے کہ میرے جانے کے بعد ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا کہ کوہاٹ کے ماسٹر نور احمد وہاں سکول میں تھرڈ ماسٹر بنیں۔ ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب کو صدمہ ہوا کہ مجھے مقامی باشندہ ہونے کی وجہ سے تھرڈ ماسٹر نہیں بنایا گیا بلکہ ہندوستان سے منگوایا جا رہا ہے میں نے ان کیلئے درد دل سے دعا کی اور انہیں بھی کہا کہ ہر روز بعد تہجد کم از کم ایک سو بار استغفار کیا کریں دو تین روز اس پر عمل کرنے پر انکو ایک فرشتہ نے کہا کہ حکومت ہند کا حکم منسوخ کرنے کے لئے ایک سو بار استغفار کافی نہیں اگر دو سو بار کرو تو منسوخ ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اسی طرح کرتے رہے۔ دو تین ہفتے کے بعد ماسٹر نور احمد صاحب کی طرف سے اطلاع آئی کہ میرے خانگی حالات تبدیل ہو گئے ہیں اب میں پورٹ بلیر نہیں آسکتا اس پر یہ رپورٹ کر دی گئی کہ ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب قابل اور محنتی ہیں۔ انہیں تھرڈ ماسٹر بنا دیا جائے۔ چنانچہ کمشنر ڈگلس کی منظوری سے وہ اس آسامی پر متعین ہو گئے۔"

پورٹ بلیر میں حضرت ماسٹر صاحب کمشنر انڈیمان کیپٹن ڈگلس اور بعض انگریز پادریوں کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ کیپٹن ڈگلس نے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی سابق مبلغ انگلستان سے آپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا

"آپ کی جماعت کا ایک مذہبی دیوانہ ماسٹر عبدالرحمان پورٹ بلیر میں میرے پاس تھا۔"

(اصحاب احمد جلد ہفتم صـ۱۰۱)

ایک دفعہ آپ نے اپنا مندرجہ ذیل واقعہ سنایا۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہاں ایک دفعہ طاعون کا زور تھا۔ ۲۰ آدمی ہر روز مرتے تھے۔ میری بغل میں درد اٹھا اور طاعون کا ڈر ہوا تو میں نے محلے والی عورتوں کو بلا کر وعظ شروع کیا۔ ابھی رکوع ختم نہیں ہوا تھا کہ درد رفع ہو گیا۔ پس ان ایام مصائب میں اور طاعون سے محفوظ رہنے کا ایک یہ بھی مجرب اور صحیح نسخہ ہے کہ امر معروف اور نہی عن المنکر کیا کریں۔" (صـ۱۱۳)

حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند نے آپکی وفات کے بعد ایک مضمون لکھا جس میں کہا کہ۔

"میرے والد محترم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ ۴ جون ۱۹۵۲ء کو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گئے اور اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

(جزائر انڈمان میں)..... کرنل ڈگلس سے..... اکثر ملاقات کرتے تھے۔ انہوں لنڈن میں جا کر بیان کیا کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب..... مذہبی دیوانے ہیں ماسٹر غلام جیلانی بی اے بی ٹی امرتسری سابق ہیڈ ماسٹر پورٹ بلیر آپ ہی کے ہاتھ سے احمدی ہوئے تھے۔

آپ پانچوں نمازیں آخر عمر تک مساجد میں ادا فرماتے رہے۔ لوگوں کو الصلوٰۃ فی المساجد کی بہت تاکید کرتے تھے۔ تہجد قریباً بلاناغہ ادا فرماتے تھے..... کئی کتابیں لکھیں اور خفیف لاگت پر انہیں فروخت کر کے عام ادیان میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا.....

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اگر تم فریضۂ تبلیغ جاری رکھو گے تو تمہاری عمر کو ہم بڑھا دیں گے۔ چنانچہ آپ نے آخر عمر تک آخری مہینہ تک اشتہارات شائع کرنے نہ چھوڑے

..... خاکسار ۱۵ برس سے آپ کے نقشِ قدم پر ملک ابی سینا میں آنریری مبلغ کا کام کر رہا ہے۔ یہاں میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین جماعتیں قائم ہو چکی ہیں حضرت (المصلح الموعود) نے حضرت والد صاحب کی نماز جنازہ (ربوہ میں) پڑھائی"

(از الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء، اصحاب احمد جلد ہفتم صـ۱۵۷)

ایک خاندان ہی احمدی ہو گیا

حکیم صاحب (محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر) کا بیان ہے کہ ایک بار میرے ایک بھائی مجھے واپس لے جانے کے لئے قادیان پہنچے اور مدرسہ کے دفتر میں ماسٹر صاحب سے ملاقی ہوئے۔ بھائی کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ اگر سعید نہیں جائے گا تو ہم بزور لے جائیں گے۔ ماسٹر صاحب نے بھائی کو تو وہیں چھوڑا اور مجھے کلاس کے عقبی دروازہ سے نکال کر موضع پھیرو چیچی بھیج دیا اور بھائی کو دو روز گھر رکھ کر تبلیغ کر کے احمدیت کا قائل کر لیا اور میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اب وہ تمہیں کیا لے جائیں گے خود ہی شکار ہو گئے ہیں۔

چنانچہ بھائی نے ماسٹر صاحب کا مجھ سے حسنِ سلوک دیکھا تو چپ کر کے واپس گھر چلے گئے۔ اس حسنِ سلوک کے باعث جب مجھے قادیان میں والد صاحب کی وفات کی خبر پہنچی تو اس کی تکلیف مجھے محسوس نہیں ہوئی لیکن آپ جب سکھوں کے متعلق ایک ٹریکٹ شائع ہونے پر گرفتار ہوئے تو آپ کی جدائی مجھ پر سخت شاق گذری۔

آپ کی رہائی پر جماعت نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کو ہار پہنائے تو گھر پر آکر آپ نے مجھے بھی ہار پہنائے۔ اس شفقت کا جو اثر مجھ پر ہوا میں ہی جانتا ہوں۔ آپ کو مجھ پر کتنا اعتبار تھا اس امر سے ظاہر ہے کہ گرفتاری سے قبل آپ نے اپنا کتب خانہ راتوں رات قادیان سے باہر محفوظ کر دیا تھا جس کا علم آپ کے علاوہ صرف مجھ کو اور بھینی کے نمبردار کو تھا۔

حکیم صاحب مزید سناتے ہیں کہ جب میں نے آپ کو مہر سنگھ سے عبدالرحمٰن بن کر عابد، زاہد، سادہ، صداقت کا پتلا بنا دیکھا تو حضرت (اقدس) کے اس معجزہ سے ہی میرا پورا خاندان احمدی ہو گیا۔ ایک دفعہ وطن (مظفر آباد) میں..... ہم پر یلغار ہوئی تو میرے بھائیوں نے جو ابھی احمدی نہ ہوئے تھے میری طرف سے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے اور بار بار حلفاً کہا کہ ہم نے سعید کے اُستاد کو سکھوں سے مسلمان ہوا دیکھا ہے۔ ان کو کیا۔ ایک فرشتہ دیکھا ہے۔ ایک کامل ولی کو دیکھا ہے۔ قطب، غوث، ابدال اس کے آگے کیا ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا یہ معجزہ نہیں تو اس سے بڑا اور کیا معجزہ ہوگا (معترض نے ناقل) باری باری اُٹھتے اور الزام تراشتے لیکن میرے تینوں بھائی ان کے سامنے بار بار یہی زندہ معجزہ پیش کرتے اور عوام کو موت یاد دلا کر قسم دے کر پوچھتے کہ ماسٹر صاحب میں جو انقلاب رونما ہوا ہے اس بارہ میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے۔ اس وکالت کا یہ اثر ہوا کہ بھائیوں نے سوچا کہ ہم دوسروں کو تو یہ کہتے ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے تو ہم کیا جواب دیں گے لہذا ہمیں احمدیت قبول کر لینی چاہیئے چنانچہ ماسوا ایک کے باقی سب احمدی ہو گئے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ ماسٹر صاحب اسلام کی جیتی جاگتی تصویر تھے اور زندہ نمونہ تھے۔ ایک بھائی جو ابھی احمدی نہیں ہوا وہ..... کہتا ہے کہ تم مجھ سے کیا بحث کرو گے۔ میں قادیان پلٹ (RETURN) ہوں۔ قادیان تو وہ مقام ہے جہاں سکھ جا کر بطور سکھ واپس نہیں آتا۔ تم بھی اگر وہاں سے احمدی ہوئے بغیر واپس آجاؤ تو مانوں اور قادیان کا ایک مُرغ بھی آجائے تو تم اس سے بحث نہ کر سکو گے"

(صـ۵۳-۵۵)

روایت از سردار بشیر احمد صاحب:

۱۹۵۹ء میں یہ عاجز قافلہ کے ساتھ قادیان کے جلسہ پر گیا تو مکرمی ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی مرحوم سابقہ نام (منگل سنگھ) بھی اس قافلہ میں گئے تھے۔ انہوں نے مجھے پکڑ کر کہا کہ اس مرکزی نقطہ کو ہمیشہ ضرور یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو سب کاموں میں قادر کریم اور رحمان و رحیم کامل اور مکمل قدرتوں اور حکمتوں والا جاننا۔

پھر مجھے سنایا کہ آپ کے والد مکرمی سردار عبدالرحمٰن صاحب صحابی قادیان کے ریتی چھلہ میں ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء کو مجھے راستے میں مل گئے اور ان سے میں نے اپنی دو باتوں کا حل چاہا۔ ایک تو یہ کہ میرے قبولِ اسلام کا پتہ لگتے ہی اس علاقہ میں ایک تہلکہ مچ جائے گا۔ خاصکر میری والدہ اور میرے بہن بھائیوں کو جب پتہ لگے گا تو ان کی آہ و بکا اور چیخ و پکار کو میں برداشت نہ کر سکوں گا لہذا بہتر یہی ہے کہ مجھے قادیان سے کچھ عرصہ کے لئے باہر بھیج دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ابھی میں نے اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔ اس لئے مجھے کافی رقم کی ضرورت ہوگی اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے گھر سے والدہ کی کچھ نقدی اور زیورات کا ایک بکسہ جو قریباً تیرہ چودہ ہزار روپیہ کا ہوگا اُٹھا کر لے آؤں۔

اس پر آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ "اگر ایسا ہے تو پھر سوچو کہ تم ایک کمزور اور ناتواں انسان ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر اتنی بڑی قربانی کر رہے ہو تو کیا خدا تعالیٰ اتنا ہی کمزور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ وہ تمہاری پرورش اور نگہداشت نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے انگریزی کا یہ فقرہ بار بار دہرایا WHAT A POOR CONCEPTION OF GOD.

یعنی خدا تعالیٰ کے متعلق تمہارا یہ کتنا بودا تصور ہے۔ پھر انہوں نے جوش میں آکر فرمایا۔ اسلام چوری نہیں سکھاتا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ہی گھر میں چوری کریں۔ اس پر میں نے گھر سے کچھ لانے کا ارادہ ترک کر دیا اور مسلمان ہونے کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔

اس نصیحت پر میں نے عمل کیا اور اس مرکزی نقطہ کو ساری عمر یاد رکھا جو بہت کام آیا۔ (یہ واقعہ برہانِ ہدایت صفحہ ۳۲۶ پر بھی مذکور ہے)

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۱ء

۱۔ ۳۰ - ۳۱ اخاء / اکتوبر و یکم نبوت / نومبر کو مرکز میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔

۲۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ کے لیے تجاویز مرکز کو ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ۸۱ء ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

نمائندگانِ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اصلاح وارشاد کی غرض سے فروری، مارچ اور اپریل ۱۹۸۱ء میں جن مجالس کے پروگراموں میں حصہ لیا ان کا مختصر تذکرہ بغرضِ دعا پیش خدمت ہے:۔

فیصل آباد:

یکم فروری۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نہایت مدلل رنگ میں مذہبی سوالات کے جوابات دیئے جو ازحد مؤثر ثابت ہوئے۔ احباب جماعت کے ساتھ ان کے ۷۰ دوست بھی شامل ہوئے کل حاضری ۲۱۰ تھی۔ ایک عیسائی دوست بھی شامل ہوئے حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

۲۰ فروری۔ حلقہ محمد پورہ فیصل آباد میں مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم عبدالحق صاحب ڈوگر کے مکان پر جرمنی اور ناجیریا میں حضور کے دورہ کے علاوہ اوسلو کی مسجد کی سلائیڈز دکھائیں ۱۵۰۔ احباب کے ساتھ ان کے ۴۰ دوست بھی شامل ہوئے۔

۲۱ فروری کو مسجد کریم نگر فیصل آباد میں مرکزی نمائندہ کے طور پر مکرم منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز پروگرام دکھایا۔ حاضری ۱۰۰ سے زائد تھی۔

کرتو ضلع شیخوپورہ:

۲۶ فروری کو کرتو ضلع شیخوپورہ میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ نے ۲½ گھنٹہ تک ۵۰۰ سے زائد حاضرین کو جن میں نصف کے قریب احباب جماعت تھے سلائیڈز دکھائیں اور ساتھ رواں تبصرہ بھی پیش کیا۔

گوکھووال:

۵ مارچ کو چک ۱۶۵ ج ب گوکھووال میں سلائیڈز، لیکچر اور بعض دوسرے پروگرام پیش کئے گئے۔ ایک اجلاس میں مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد سابق مبلغ لائبیریا نے وہاں تبلیغ دین اور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کی اہمیت اور ضرورت پر تقاریر کیں جس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے سلائیڈز دکھائیں۔ ۳۵۰ کے قریب حاضری تھی جن میں ایک سو عورتیں بھی شامل تھیں۔ سلائیڈز میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے علاوہ خانہ کعبہ اور مناظر حج کی تصاویر بھی تھیں۔ احباب کے ساتھ ان کے دوستوں نے بھی اس پروگرام سے استفادہ کیا۔ ۶ مارچ کی صبح کو تین وفود نے قریبی دیہات میں جا کر وہاں کے لوگوں سے تبادلۂ خیال کیا۔

گنڑا سنگھ والا:

۶ مارچ کی شام کو یہاں بھی مختصر اجلاس کے بعد سلائیڈز دکھائی گئیں۔ حاضری گزشتہ شب سے بھی زیادہ تھی۔ اس پروگرام سے قبل تین وفود نے اپنے ماحول میں جا کر لوگوں سے تبادلۂ خیال بھی کیا۔

لاہور:

مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے ۶ مارچ کو بالترتیب رحمان پورہ اور حلقہ جنرل ہسپتال میں سلائیڈز دکھائیں۔ حاضری ۱۰۰ تک تھی۔ احباب کے ساتھ ان کے دوست بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔

کھرڑیانوالہ:

۱۳ مارچ کو تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب، مکرم چودھری احمد دین صاحب اور مکرم قریشی سعید احمد صاحب اختر نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ ۸ بجے رات سلائیڈز دکھائی گئیں۔ ۵۰۰۔ احباب شامل ہوئے احباب جماعت کے ساتھ کثیر تعداد میں ان کے دوست واعزہ نے بھی استفادہ کیا۔

لاٹھیانوالہ:

۱۲ مارچ کو تلاوتِ قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب نائب ناظم ضلع انصار اللہ نے تحریکات انصار اللہ اور مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم قریشی سعید احمد صاحب اختر نے ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی مساعی سلائیڈز کی صورت میں پیش کیں تین چار صد افراد نے شرکت کی۔ احباب جماعت کے ساتھ کثیر تعداد میں ان کے دوست بھی شامل ہوئے تھے۔

احمد آباد تھل:

۲۷ مارچ کو احمد آباد تھل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آدھ گھنٹہ تک خطبہ جمعہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اپنی تقریر میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں سوال وجواب کا پروگرام تھا۔ لیکن جب کسی دوست نے سوال نہ کیا تو صدر صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں جماعت کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں کچھ سوالات موصول ہوئے پر ان کے جوابات بھی آپ نے دیئے۔ ۲۵۰ احمدی احباب کے علاوہ ان کے ۶۰ دوست بھی شامل ہوئے

رات کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے سیرۃ النبیؐ پر تقریر کے علاوہ بعض سوالات کے جوابات دیئے جس کے بعد مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے سلائیڈز دکھائیں

خوشاب:

۲۸ مارچ کی شب مسجد احمدیہ خوشاب میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے تقریر فرمائی جس کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز دکھائیں۔ احمدی احباب کے علاوہ ان کے ۱۴ دوست بھی شامل ہوئے۔

کراچی:

۳۱ مارچ کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے چودھویں صدی کی اہمیت پر تقریر فرمائی آخر میں کثرت سے تحریری سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ چائے کے وقفہ کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے سلائیڈز دکھانے کے علاوہ ان پر رواں تبصرہ بھی پیش کیا جو بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ اس تقریب میں سوا سو سے زائد احمدی احباب کے علاوہ ان کے ۳۰ دوست بھی شامل ہوئے۔

گرمولہ ورکاں:

۷ اپریل میں گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی اجتماع ہوا اور اس کے علاوہ نوشہرہ ورکاں۔ اور تتلے عالی میں بھی تربیتی اجتماعات ہوئے احباب کو اصلاح وارشاد کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی۔

لویری والا:

۲۱ اپریل کو لویری والا ضلع گوجرانوالہ میں احباب جماعت پر اصلاح وارشاد کی ضرورت و اہمیت موثر رنگ میں واضح کی گئی۔

ڈنگہ ضلع گجرات:

۲۴ اپریل کو ڈنگہ ضلع گجرات میں تربیتی اجتماع ہوا جو صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک جاری رہا۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے نماز عشاء کے بعد نہایت دلچسپ سلائیڈز پروگرام دکھایا جس کے بعد سوال وجواب کی مجلس رات کے ۱½ بجے تک جاری رہی۔ اس میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاہد نے بھی حصہ لیا اور احسن طور پر اس فرض کو انجام دیا۔ احباب نے خاصی تعداد میں اس پروگرام میں حصہ لیا۔

وزیر آباد:

۲۴ اپریل کو وزیر آباد میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ایک مجلس مذاکرہ سے خطاب کیا اور بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ احباب کے ساتھ ان کے ۶۰ دوست شامل ہوئے۔

(قیادت اصلاح وارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کیا آپ؟
چندہ عام، حصہ آمد،
چندہ جلسہ سالانہ،
ادا فرما چکے
ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترم شیخ مسعود احمد صاحب ابن محترم حضرت منشی ظفر احمد صاحب مغفور (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار اُن پر رحمتیں ہوں) برادرِ اصغر حضرت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۸۱ء کو مختصر سی علالت کے بعد جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم سلسلہ کے وفادار۔ مخلص اور فدائی خاندان کے فدائی فرد تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ پارٹیشن سے قبل کپورتھلہ کی جماعت کے سیکرٹری مال بھی رہ چکے تھے۔ اور اکثر نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے اور صبح کی نماز کے بعد کافی دیر تک مسجد میں رہتے اور بسا اوقات مختلف دوستوں کے پاس صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ان کے گھروں میں جاتے۔ درس و تدریس کا انتہائی شوق تھا۔ الفضل کا مطالعہ باقاعدہ اور گہری نظر سے فرماتے۔ دعائیہ حصہ کو غور سے پڑھتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مرحوم کا جنازہ محترم امیر صاحب کی قیادت میں ربوہ لے جایا گیا اور مسجد مہدی میں رات ۹ بجے کے قریب مکرم قریشی فضل حق صاحب نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے بعد تدفین دعا کروائی۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس فدائی احمدی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمت اور فضل ان پر نازل فرمائے۔

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ فیصل آباد)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کو پاکستان میں ایک مقدمے کا سامنا ہے۔ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے پیروی بھی دشوار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عاجزانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل سے مخلصی عطا کرے اور اپنے فضل سے نوازے۔ آمین!

(سعادت احمد۔ جینیوا سوئٹزرلینڈ)

(۲) میں ایک سال سے زائد عرصہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ کچھ عرصہ طبیعت ٹھیک رہتی ہے پھر بیماری عود کر آتی ہے۔ ڈاکٹروں کے خیال میں میرے خون میں انفکشن ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد ناصر آف گوئیکی حال مغربی جرمنی)

(۳) میرے مندرجہ ذیل عزیز بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے:۔

(۱) میرا بھائی نثار قطب احمد بٹ صاحب کراچی۔

(۲) میرا بھانجہ مجاہد بٹ صاحب کراچی۔

(۳) مکرم سید محمد انور صاحب کراچی

(۴) مکرم میاں عبدالرشید صاحب پشاور

اس کے علاوہ میرا ذاتی زمین کا مقدمہ ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

(۴) مکرم محمد زبیر صاحب منگلہ ابن مکرم حاجی سردار بخش صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے گلے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ارشاد احمد ملہی مربی سلسلہ چک منگلہ ضلع سرگودھا)

(۵) خاکسار کا چھوٹا بھائی فاروق اعظم تقریباً ایک سال سے بیرون پاکستان گیا ہوا ہے۔ وہ روزگار کے سلسلہ میں ابھی تک پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات دور فرمائے۔ (میاں احسان الحق قائد ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

نوٹس برائے داخلہ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

امسال گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور میں داخلہ برائے انٹرمیڈیٹ (سائنس و آرٹس) ۲۲ اگست سے شروع ہے داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر کالج ہذا سے یا خاکسار سے دستی یا بذریعہ ڈاک مل سکیں گے۔ مزید معلومات کے لئے خاکسار سے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم فرمائیں

(وسیم احمد محمود جوائنٹ سیکرٹری اے ایس اے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)

(ایڈریس:) مکان ۱۶ محمدیہ سٹریٹ ۷ عید اللہ پارک چاہ میراں نزد مکھن پورہ لاہور ۳۹

کالج میں رابطہ کے لئے پتہ:۔ وسیم احمد رول نمبر ۱۳ گروپ B (میڈیکل) II ایر

اسلامیہ کالج لاہور

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) انعامی مقالہ برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ:

عنوان: "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

انعام: اول، دوم اور سوم بالترتیب ۳۰۰/- ، ۲۰۰/- ، ۱۰۰/- روپے

حجم: ۵ تا ۷ ہزار الفاظ

آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ہے۔ تمام صدر صاحبات اپنے اپنے ہاں اس انعامی مقابلہ میں شرکت کی ترغیب دیں اور وقت مقررہ پر مقالہ ارسال فرمائیں۔

(۲) تعلیمی وظائف:

اجتماع کے موقع پر وظائف "نصرت جہاں اور نواب مبارکہ بیگم" کا امتحان بھی ہوگا۔ تمام شہری لجنات کی صدر صاحبات اپنی ممبرات کو ان وظائف میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔

خیال رہے کہ یہ ہر دو وظائف تعلیمی ہیں اس لئے طالبات ہی اس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ان وظائف کا نصاب اور جملہ شرائط سالانہ اجتماع کی ہدایات میں شائع ہو چکی ہیں اور تمام لجنات کو ارسال کی جا چکی ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر بلاکس کی تقسیم

(۱) محمود بلاک: ربوہ کی مجالس

(۲) ناصر بلاک: راولپنڈی ڈویژن، سرگودھا ڈویژن، آزاد کشمیر

(۳) خالد بلاک: لاہور ڈویژن، ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن

(۴) طارق بلاک: صوبہ ہائے سندھ، سرحد و بلوچستان۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

ہفتہ اصلاح و ارشاد

(۱) مجالس انصار اللہ نے اگست/ستمبر میں ہفتہ اصلاح و ارشاد منانا ہے۔

(۲) ہفتہ اصلاح و ارشاد میں انصار نے (i) مجالس سوال و جواب (ii) سلائیڈز لیکچرز (iii) زیارت ربوہ کے لئے وفود کا انتظام کرنا ہے۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سپاسِ تعزیت

میرے داماد فلائنگ آفیسر ارشاد احمد کی اندوہناک وفات پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں میرے گھر پر تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی ہے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان سب احباب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا میرے لئے ممکن نہیں اس لئے میں بذریعہ "الفضل" سب کرمفرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنی جناب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بیوہ اور بچوں کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین!

(غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد پیرکوٹ ثانی ڈاکخانہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

بھاڑا میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ ۱۱ اگست کو جماعت احمدیہ بھاڑا کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی نماز عشاء کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ظفر اللہ خان طاہر متعلم جامعہ احمدیہ نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ تحت ہزارہ نے مساجد کو آباد کرنے اور نماز کی اہمیت کے متعلق خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر خطاب فرمایا اور دعا بھی کروائی جس کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(اخلاق احمد انجم مربی سلسلہ عالیہ مقیم بھاڑا ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اڑیسہ میں اجتماع اطفال الاحمدیہ" صفحہ اوّل سے آگے

تمہاری پڑھائی کیسی ہو رہی ہے اور امتحان میں تمہارا نتیجہ کیسا رہا ہے۔

ایک بات تم ہمیشہ یاد رکھنا اور وہ یہ کہ تم معمولی بچے نہیں ہو تم حضرت (اقدس ناقل) کے بچے ہو اور تمہارا یہ فرض ہے کہ تم جو کام بھی کرو اتنی محنت سے کرو کہ باقی سب کو پیچھے چھوڑ جاؤ اور ہر میدان میں سب سے آگے نکل کر مجھے اور اپنے ماں باپ کو خوشی پہنچاؤ۔

مَیں تمہیں بہت پیار کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ تم بھی اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے جماعت کے لئے اور میرے لئے بہت دعائیں کیا کرو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد "

.....

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان۔ ۶ اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۹)

ہفت روزہ بدر قادیان کی رپورٹ کے مطابق اس اجتماع میں سورو، سونگھڑہ، ہلدی چدا اور بھدرک کے نصف صد کے قریب اطفال شریک ہوئے۔ اس پانچ روزہ اجتماع میں پہلے چار روز باقاعدہ کلاسیں لگا کر اطفال کو دینی تعلیم دی گئی۔ آخری روز مقابلہ کے بعد نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دینی اور علمی تدریس کے علاوہ اطفال کو تقریر کرنے کی مشق کروائی جاتی رہی اور جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۰ء کی تقاریر کی ٹیپ بھی اطفال کو سنائی گئیں۔ تعلیمی مقابلوں کے علاوہ جسمانی ورزش اور کھیلوں کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ آخری روز تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی جس میں مرکز سلسلہ قادیان سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ اور اچھی پوزیشنیں حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ دعا پر یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

ایم بی بی ایس (طالبات) میں ایک احمدی طالبہ اوّل قرار دی گئی

صدر پاکستان کیطرف سے گولڈ میڈل دیئے جانے کا اعلان

احباب کرام کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ ہمارے ایک احمدی دوست چوہدری عطا محمد صاحب کی تیسری بیٹی عزیزہ حمامۃ البشریٰ خار ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان جون ۸۱ء میں ۱۸۰۰ نمبروں میں سے ۱۲۷۳ نمبر حاصل کر کے پوری پنجاب یونیورسٹی میں بفضلہ تعالیٰ تیسرے نمبر پر پاس ہوئی ہیں اور لڑکیوں کی صف میں موصوفہ نے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ!

صدر پاکستان کے ایک خاص اعلان کے مطابق راولپنڈی میڈیکل کالج کی یہ پاس ہونے والی طالبہ لیڈی ڈاکٹر حمامۃ البشریٰ صاحبہ گولڈ میڈل کی حق دار تسلیم کی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیزہ کی یہ امتیازی کامیابی ہم سب کے لئے بابرکت ہو۔ آمین!

(خواجہ عبدالغفار ڈار، صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار حضرت چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کی سوانح حیات کے بارہ میں مواد جمع کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بذریعہ خطوط بہت سے احباب کی خدمت میں ایسے واقعات جن کا تعلق آپ کی ذات سے ہو لکھنے کی درخواست کی گئی ہے جس میں سے اکثر احباب نے تعاون فرمایا اور واقعات تحریر فرما کر ارسال فرمائے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس اعلان کے ذریعہ عرض کرنا مقصود ہے کہ جس صاحب کے پاس حضرت چوہدری صاحب کا کوئی فوٹو یا دستاویز ہو وہ "عطیۃً" یا "عاریۃً" عطا فرما کر ممنون فرمائیں جو کہ بعد میں واپس کر دی جائے گی تاکہ کام جلد از جلد مکمل ہو سکے۔ جزاکم اللہ۔

عبدالمالک ۱۱۵۔ اے علامہ اقبال روڈ لاہور

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آئے ہیں۔ چاند ہر روز دھلا دھلایا نکلتا ہے، آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند اور سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانے ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپے کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمی اور ناقص سمجھی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ایک ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت، نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں، بچے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے اور چلا جائے گا مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذات الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۳)

دعائے مغفرت

میرے نانا جان مکرم کریم بخش صاحب محلہ دارالفضل ربوہ ۱۷ رمضان المبارک بروز پیر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم سلسلہ احمدیت کے پرانے خادموں میں سے تھے دارالضیافت میں ایک لمبا عرصہ کام کیا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے سادہ مزاج غریب پرور دعاگو ملنسار غمگساروں کے ہمدرد تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے گولبازار میں پڑھائی بعد از تدفین مکرم احمد دین صاحب کارکن دفتر وکیل المال اوّل نے دعا کروائی۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

تمام دوستوں بزرگوں اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو (آمین)

(محمد سلیم عارف دارالفضل ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے لڑکے شکیل قیصر کو چند دن ہوئے بجلی کا کرنٹ لگ گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا دایاں پہلو جل گیا ہے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

(خلیل قیصر نفیس زری اینڈ ٹیلرز ربوہ)

قومی شاہراہ پر
قاضی احمد (ضلع نواب شاہ)
میں
آپ کی اپنی انجینئرنگ کی
ورکشاپ
ٹریکٹر، ٹرالی، انجن، تھریشر کی
معیاری مرمت کے لئے خدمت کا موقعہ دیں
: پروپرائیٹر :
محمد منیر اینڈ سنز
نیشنل ہائی وے، قاضی احمد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴